© rasailojaraid.com

مولوی سیف اللہ نوری متعلم دارالعلوم حقانیہ

حسد اور اس کا علاج

جب انسان کسی کو مال، نعمت اولاد اور تندرستی میں اپنے سے اونچا دیکھتا ہے، تو اس کے دل میں دو باتیں پیدا ہوتی ہیں، یا تو یہ کہ وہ اسکی نعمت کا زوال چاہتا ہے جسکو حسد کہتے ہیں۔ یا یہ کہ زوال تو نہیں چاہتا مگر ویسی نعمتیں اپنے لیئے بھی چاہتا ہے۔ اسکو غبطہ کہتے ہیں اور غبطہ حرام نہیں ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۔ اور مانگو اللہ سے اس کا فضل

غلط آرزوں کا دل میں رکھنا بھی خدا سے ناراضی اور ناشکری اور دنیا میں ہر وقت قلق و اضطراب کا باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسا کوئی نہیں جسکی تمام آرزوئیں پوری ہوئی ہوں ——— بلکہ ——— ای لبا آرزو کہ خاک شدہ ——— اس لیئے کسی عارف نے نفس کو اسی سلسلہ میں خدا سے ناراضگی کرتے دیکھ کر کہا ہے ؎

سر مدگلہ اختصار می باید کرد
یک کار ازیں دو کار می باید کرد
یا تن برضائے دوست می باید کرد
یا قطع نظر ز یار می باید کرد

حسد کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ

اور ہوس مت کرو جس چیز میں بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر مردوں کو حصہ ہے اپنی کمائی سے اور عورتوں کو حصہ ہے اپنی کمائی سے۔

(شیخ الہند)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا ارشاد ہے:

اَلْحَاسِدُ عَدُوٌّ لِنِعْمَتِیْ وَمُتَسَخِّطٌ لِقَضَائِیْ غَیْرُ رَاضٍ بِقِسْمَتِی الَّتِیْ قَسَمْتُ بَیْنَ عِبَادِیْ ۔

حسد کرنے والا میری نعمت کا دشمن اور میری قضاء سے ناخوش، میری اس تقسیم سے ناراض ہے جو میں نے اپنے بندوں میں کر چکا ہوں۔ (زواجر ص۴۹)

حسد کی برائیوں اور نقصانات کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۔ الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل ۔

حسد ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو بدمزہ کرتا ہے۔ (الدیلمی)

۲۔ ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب ۔ (ابوداؤد)

حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔

...

۳۔ لیس منی ذو حسد ولا نمیمۃ ولا کھانۃ ولا انا منہ ۔

حاسد، چغل خور، کاہن، یہ تینوں نہ میرے ہیں اور نہ میں ان کا ہوں۔ (زواجر)

۴۔ لایزال الناس بخیر ما لم یتحاسدوا ۔

لوگ ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ باہمی حسد نہ کریں۔ (زواجر)

۵۔ ستۃ یدخلون النار قبل الحساب بسنۃ قیل من ھم یارسول اللہ قال الامراء بالجور والعرب بالعصبیۃ والدھاقین بالتکبر والتجار بالخیانۃ واھل الرستاق بالجھالۃ والعلماء بالحسد ۔ (زواجر)

چھ آدمی ایسے ہیں جو بدون حساب ایک سال پیشتر جہنم داخل کردئیے جائیں گے۔ کسی نے دریافت کیا یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: امراء بسبب ظلم کے، اہل عرب بسبب عصبیت (قومی تفاخر) کے دہقان کا شکار بسبب تکبر کے، تجار بسبب خیانت کے۔ گاؤں کے لوگ بسبب جہالت کے۔ علماء بسبب حسد کے۔

۶۔ ان ابلیس یقول ابغوا من بنی آدم البغی والحسد فانھما یعدلان عند اللہ الشرک ۔

شیطان اپنے ماتحت سے کہتا ہے کہ انسان کو ظلم اور حسد میں ڈالنے کی کوشش کرو کیونکہ یہ دونوں اللہ کے ہاں شرک کے برابر ہیں۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر ص۴۵)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۷۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ دو بھوکے بھیڑیئے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دئے جائیں تو وہ اسے اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جس قدر حرص اور حسد مسلمانوں کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ (دوزخ کا کھٹکا، ص۱)

ان مذکورہ احادیث سے بھی ثابت ہوا کہ حسد کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے ـــ البتہ جو شخص اللہ کی دی ہوئی نعمت ظلم و معصیت میں خرچ کر رہا ہو۔ مثلاً مالدار ہو اور شراب خوری و زنا کاری میں اڑا رہا ہو، ایسے شخص پر حسد کرنا اور اس کا مال چھن جانے کی آرزو کرنا گناہ نہیں ہے۔ کیونکہ درحقیقت مال کی نعمت چھن جانے کی تمنا نہیں ہے، بلکہ اس بےحیائی اور معصیت کے بند ہو جانے کی خواہش ہے۔

عموماً حسد کا سبب یا تو نخوت و غرور ہوتا ہے۔ یا عداوت و خباثت نفس، کہ بلاوجہ خدا کی نعمت میں بخل کرتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ جسطرح میں کسی کو کچھ نہیں دیتا ہوں۔ اسطرح حق تعالیٰ کسی کو کچھ نہ دے ـــ شاید کسی کو یہ شبہ لاحق ہو کہ دوست اور دشمن میں فرق ہونا انسان کا طبعی امر ہے۔ اور اپنی اختیاری بات نہیں ہے کہ جسطرح دوست کو راحت میں دیکھ کر خوشی ہوتی ہے، اسی طرح دشمن کو بھی راحت میں دیکھ کر مسرت ہوا کرے۔ اور جب اختیاری بات نہیں ہے تو انسان اس کا مکلف بھی نہیں ہو سکتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک اتنی بات صحیح ہے اور اگر اس حد تک رہے تو کوئی گناہ بھی نہیں، لیکن اس کے ساتھ جتنی بات اختیاری ہے۔ اس سے بچنے کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اور وہ دو امر ہیں، ایک یہ کہ اپنی زبان اور اعضاء اور افعال اختیاریہ میں حسد کا اثر مطلق نہ ہونے دو بلکہ نفس پر جبر کر کے اسکی ضد پر عمل کرو۔ دوم یہ کہ نفس میں جو حسد کا مادہ موجود ہے۔ جو اللہ کی نعمتوں کو بندوں پر دیکھنا پسند نہیں کرتا، اسکو دل سے مکروہ سمجھے اور یہ خیال کرے کہ یہ خواہش دین کو برباد کرنے والی ہے۔ ان دو باتوں کے بعد اگر طبعی امر باقی رہے، دل بے اختیار چاہے کہ دوست خوشحال ہو اور دشمن پائمال، تو اس کا خیال نہ کریں۔ کیونکہ جب اس کے ازالہ پر بھی قدرت نہیں تو اس پر گناہ نہیں ہوگا۔ مگر دل کی ناگواری ضروری ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ اگر محسود کے نعمت زائل کرنے پر تم کو قدرت حاصل بھی ہو جائے اور اپنی طبیعت سے خواہش بھی، کہ کاش! اسکی نعمت چھن جائے، مگر خود ایسا انتظام نہ کرے۔ (اربعین)

حسد قلبی مرض ہے اور اسکا علاج دو قسم کا ہے۔ ایک علمی اور ایک عملی۔ علمی علاج یہ ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ حاسد کو جاننا چاہیئے کہ اس کا حسد اُسے نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس محسود کا (جس کے ساتھ حسد کر رہا ہے) کچھ نہیں بگڑتا۔ بلکہ اُسے نفع ہے کہ حاسد کی نیکیاں مفت میں اس کے ہاتھ آرہی ہیں۔ برخلاف حاسد کے کہ اس کے دین کا بھی نقصان ہے اور دنیا کا بھی۔ دین کا نقصان تو یہ ہے کہ اس کے کئے ہوئے نیک اعمال حبط ہوتے جارہے ہیں اور وہ اللہ کے غصہ کا نشانہ بنا ہوا ہے، کیونکہ اللہ کے وسیع خزانہ کی بیشمار نعمتوں میں بخل کرتا ہے، اور دوسرے پر انعام ہونا پسند نہیں کرتا۔ اور دنیا کا نقصان یہ ہے کہ حاسد ہمیشہ رنج وغم میں مبتلا رہتا ہے۔ اور اسی فکر میں گھلتا رہتا ہے کہ کسی طرح فلاں شخص کو ذلت و افلاس نصیب ہو، حالانکہ جس پر حسد کیا جا رہا ہو اس کے لئے خوشی کا مقام ہوتا ہے کیونکہ اُسے حاسد کے حسد سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اور حسد کرنے والا انحسار سے میں رہتا ہے۔

ذرا سوچئے کہ حسد کرنے سے محسود کو کیا نقصان ہوا۔؟ ظاہر ہے کہ اسکی نعمت میں کسی قسم کی بھی کمی نہیں آئی، بلکہ اُسے مزید نفع ہوا کہ حاسد کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوگئیں ـــــ اور اس کے برعکس حاسد نے عذاب آخرت بھی سر پہ اٹھایا اور قناعت و آرام کی زندگی چھوڑ کر ہر وقت کی خلش اور دنیوی کوفت خریدی یہ تو ایسی صورت ہوئی کہ حاسد جو پتھر دشمن کو مارنا چاہتا تھا وہ اُسے ہی آلگا۔

حسد کا عملی علاج یہ ہے کہ نفس پر جبر کیا جائے اور قصداً اس کے منشاء کی مخالفت کر کے اسکی ضد پر عمل کیا جائے یعنی محسود کی تعریفیں بیان کی جائیں اور اس کے سامنے تواضع کی جائے اور اس نعمت پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا جائے جو اُسے مرحمت ہوئی ہو۔ چند روز تکلف ایسا کرنے سے حاسد کو محسود کے ساتھ محبت ہو جائے گی اور عداوت جاتی رہے گی اور حسد ختم ہو جائے گا۔ اور اس رنج وغم سے نجات مل جائے گی جو حسد کی وجہ سے مل رہا تھا۔

پچھلے دنوں مولانا احمد عبدالرحمان صدیقی فاضل حقانیہ ناظم اعلیٰ انجمن خدام الدین نوشہرہ کے والد بزرگوار کا انتقال ہوگیا۔ مرحوم صالح، متدین بزرگ تھے۔ دارالعلوم حقانیہ اور ادارۂ الحق حضرت مرحوم کے رفع درجات کا متمنی ہے۔ خداوند کریم مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین (ادارہ)

© rasailojaraid.com